مولانا عبدالرحمن کیلانی کے بارے میں انھوں نے کہا کہ آپ بنیادی طور پر ایک خوشنویس، کاتبِ قرآنِ مجید تھے، لیکن روزگار کی مصروفیات سے فارغ ہو کر جب انھوں نے علمی میدان میں قدم رکھا تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح انھوں نے بغیر کسی مدرسہ میں باقاعدہ پڑھے اور کسی جامعہ سے سندِ فراغت حاصل کیے، مشکل ترین موضوعات پر قلم اٹھایا اور حق ادا کر دیا ـــــ انھوں نے کہا کہ آپ بلا کے ذہین اور زود نویس تھے ـــــ میری ان سے راہ و رسم تو تھی ہی، لیکن گجرات میں اپنے زمانۂ خطابت کے دوران جب حافظ عنایت اللہ اثری کے شاگرد عبدالکریم اثری صاحب نے حافظ صاحب کا انکارِ معجزات پر مبنی لٹریچر شائع کرنا شروع کیا تو کیلانی صاحب سے پہلی تفصیلی ملاقات ہوئی ـــــ اباجی مرحوم کے حوالے سے انھیں حافظ صاحب کی گمراہ کن نگارشات کا جواب لکھنے کو کہا تو چند ہی دنوں میں انھوں نے "عقل پرستی اور انکارِ معجزات" کے عنوان پر ایک ضخیم اور نہایت مفید علمی کتاب لکھ ڈالی ـــــ اس کے علاوہ بھی ان کی بہت سی تصانیف ہیں، جن کی بناء پر تھوڑے ہی عرصہ میں انھیں بین الاقوامی شہرت حاصل ہو گئی ـــــ انھوں نے کہا کہ ہمیں ان کے دنیا سے اٹھ جانے کا جس قدر صدمہ ہے، اسی قدر اُن کی موت ہمارے لیے قابلِ رشک بھی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے عین سجدہ کی حالت میں اللہ رب العزت نے انھیں اپنے پاس بلا لیا ـــــ ہم تمام کارکنانِ جامعہ علومِ اثریہ و ادارہ حرمین ان کے ہونہار و صالح فرزندوں، اور بالخصوص ان کے فرزندِ اکبر ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی صاحب سے تعزیت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے قابلِ فخر والدِ بزرگوار کے شروع کیے ہوئے کاموں کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں گے، تاکہ یہ ان کے لیے صدقۂ جاریہ رہیں ـــــ دعا ہے، اللہ رب العزت ان کی حسنات کو قبول فرماتے ہوئے انھیں اعلیٰ علیین میں مقامِ رفیع عطا فرمائے ـــــ آمین!

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث کے ناظمِ اعلیٰ میاں فضل حق صاحب کی وفات پر انھوں نے اپنے گہرے کرب اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ سوچ کر، کہ میاں صاحب اب ہم میں نہیں رہے، کلیجہ منہ کو آتا ہے ـــــ میاں صاحب کی جماعتی خدمات ایک طویل عرصہ کو محیط ہیں، آپ مرکزی جمعیت اہلِ حدیث کے بانیوں میں سے تھے اور تادمِ آخر انھوں نے اپنی تمام تر توانائیاں جماعت کے لیے وقف رکھیں ـــــ انھوں نے دامے، درمے، سخنے، قدمے،